پر براہ راست نکتہ چینی کی بجائے حقاوت کمترین (Least Resistence) کا راستہ اختیار کیا اور اپنے جذبات کے تند و تیز بہاؤ کو ایک حد تک زاہد اور محتسب کی طرف بھی موڑ دیا — نتیجۃ" ولی کے زمانے سے (جب اس کا آغاز ہوا) ریاض کے زمانے تک (جب اس نے خاصی شدت اختیار کرلی) اور پھر حالی و اقبال کے دور تک جب انتہائی مہذب پیرایہ میں زاہد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی یہ طریق کار کسی نہ کسی صورت میں ضرور ملتا ہے۔ تاہم ان اشعار میں زاہد اور واعظ اس قدر نمایاں ہیں اور ظرافت کے عناصر کی اتنی فراوانی ہے کہ وہ تلخی نظر ہی نہیں آتی جس نے اس رو کو ایک حد تک جنم دیا تھا — دیکھیئے :-

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشہ دیکھنے آوے ترا محراب سے اٹھ کر
——— ولی

شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا میخانے میں
جبّہ خرقہ کرتا ٹوپی مستی میں انعام کیا
——— میر

تقویٰ کا اس کے موسم گل نے کیا یہ رنگ
زاہد کو خانقاہ سے میخانہ لے گیا
——— سودا

یہ جو مہنت بیٹھے ہیں رادھا کے کنڈ پر
اوتار بن کے گرتے ہیں پریوں کے جھنڈ پر
——— انشا